باسمہٖ تعالیٰ وتقدس

’انٹرنیشنل تحریکِ تحفظ وترویج اَثاثۂ علماے اہل سنت وجماعت‘

کی ایک عظیم پیش کش

رسائل محدثِ قصوری

جلد اوّل

-: از افادات :-

گنجینۂ علم وحکمت، سرچشمۂ علوم معقول ومنقول، نابغۂ روزگار

امام اہلسنّت مفتی غلام دستگیر ہاشمی محدثِ قصوری رحمۃ اللہ علیہ [م ۱۳۱۵ھ]

-: مرتبین :-

محمد ثاقب رضا قادری، محمد سعید صابر نعیمی ، محمد افروز قادری چریاکوٹی

ناشر: اکبر بک سیلرز، اردو بازار، لاہور

تفصیلات

نام کتاب: رسائل محدثِ قصوری {جلداوّل} [تحقیق تقدیس الوکیل ،مخرجِ عقائدنوری
تحریف قرآن کا جواب ، جوابِ اشتہارِکفریتِ درود ، عروۃ المقلدین
کشف الستور عن طواف القبور ، نصرۃ الابرار فی جواب الاشتہار
تحقیق صلوٰۃ الجمعہ ، جواہر مضیہ ردنیچریہ ، عمدۃ البیان فی مناقب النعمان

مصنف : محقق دوراں حضرت مولانا غلام دستگیر ہاشمی صدیقی حنفی قصوری

مرتبین : محمد ثاقب رضا قادری ، محمد سعید صابر نعیمی
محمد افروز قادری چریاکوٹی

غرض وغایت: تحفظ وترویج اَثاثۂ علمائے اہل سنت و جماعت

صفحات : سات سو چالیس (740)

اشاعت : 2014ء - ۱۴۳۵ھ

قیمت : /روپے

ناشر : اکبر بک سیلرز، اردو بازار، لاہور- پاکستان

{عرضِ ناشر}

اللہ عزوجل کے فضل بے پایاں اوراس کے پیارے حبیب نبی کریم رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نظرعنایت سے ہمیں امام اہل سنت، پیرطریقت، رہبرشریعت، حامی سنت، ماحی بدعت، فاضل جلیل، عالم نبیل، مناظر بے بدل، حضرت علامہ مفتی حاجی غلام دستگیر ہاشمی نقشبندی قادری احمدی صدیقی رضی اللہ عنہ کے رسائل کا مجموعہ شائع کرنے کی توفیق ارزانی ہوئی۔اس سے قبل ہم شہنشاہ سخن، استاذ زمن، برادراعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان حسن قادری بریلوی علیہ الرحمہ کی منظوم ومنثور جملہ کاوشوں کو دوجلدوں میں شائع کرنے کا اِعزاز حاصل کرچکے ہیں۔

'تحریک اسلاف شناسی' اور'انٹرنیشنل تحریک تحفظ اثاثۂ علماے اہل سنت' کے ساتھ شانہ بشانہ چلتے ہوئے ہمارااِدارہ-ان شاءاللہ- مستقبل میں اہل سنت کی دیگرجلیل القدرشخصیات کی تحقیقات کو ازسرنوشائع کرنے کا عزم مصمم رکھتا ہے۔ان کتب کی اشاعت سے ہمارے پیش نظرمسلک حقہ اہل سنت کا پرچار، کتب اسلاف کا تحفظ اور جدید نسل کو اکابراہل سنت کی تعلیمات اوردین کے لیے اُن کی کاوشوں سے متعارف کروانا ہے۔

'رسائل محدثِ قصوری' کی یہ جلد اوّل دس نایاب رسائل پر مشتمل ہے، -ان شاء اللہ عزوجل- بہت جلداس کی دوسری جلدمزیدسات عددنایاب رسائل پرمشتمل قارئین کرام کے ذوقِ مطالعہ کی نذرکی جائے گی۔

اللہ کریم اسلاف کےاس علمی وتحقیقی ورثہ کےتحفظ کے لیے ہماری اس کاوش کوقبول فرمائے اورمرتبین ومعاونین کوجزاے خیرعطافرمائے۔آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین الکریم ﷺ۔

جنھیں حقیرسمجھ کر بھلا دیا تم نے
وہی چراغ جلیں گےتوروشنی ہوگی

محمداکبرقادری

۲۴مارچ ۲۰۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصرَۃُ الابرار

فی

جوابِ الاشتہار

-: تصنیف :-

مفتی غلام دستگیر قصوری حنفی نقشبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ ایک آٹھ ورقہ اشتہار سوالات من جانب عبدالوہاب معرفت محمد دین عرف چٹو پٹولی لاہوری کے مطبوعہ دیکھنے میں آیا جس کا جواب سائل نے قسمیں دے کر تمام علمائے اسلام سے طلب کیا ہے۔ اگر چہ ان سوالات سے ظاہر ہے کہ سائل کوئی غیر مقلد، کم علم، بے ادب شخص ہے جو علمائے دین کی توہین کرنی اور ادنیٰ بات پر کافر کہہ دینے کا معتاد ہے جیسا کہ صفحہ ۳ سطر ۸ ص ۱۱ کے حاشیہ سے ثابت ہے، تو ایسے شخص سے مخاطب ہونا خلافِ مصلحت ہے۔

نیز کئی سوالوں میں جو بابت تقلید شخصی اور اس کے متعلقات کے استفسار ہے تو اولاً جواب ان کے دینی مبسوط کتابوں میں درج ہیں۔ ثانیاً مدت سے ان لوگوں کے رد و جواب کے رسائل میں چھپ کر شائع ہو رہے ہیں جو منصف اور طالب حق کے لیے شافی و وافی ہیں۔ چونکہ ان لوگوں کو طلب حق بالکل منظور نہیں، ہٹ دھرمی پر کمر باندھ کر صرف اپنے ہم مسلکوں کا دل خوش کرنا اور ان سے دُنیوی مفاد اٹھانا اور عوام اہل اسلام کا بہکانا منظور ہے، اس لیے اسی تقویم پارینہ کو پیش عوام کر رہے ہیں۔

پھر طرفہ تر یہ ہے کہ بنیاد ان کے مشرب کی محض افترا پردازی اور جعل سازی پر ہے، دوسرے فرق ضالہ سے اس بارے میں سبقت لے گئے ہیں جیسا کہ بیسواں سوال اس پر شاہد عادل ہے جس کو ایک نام کے مسلمان نے اس سے پیشتر بھی چھپوا کر نامۂ اعمال سیاہ کیا تھا اور کئی علمائے دین نے اس کے جوابات شائع کیے تھے۔

فقیر نے بھی رسالہ 'عروۃ المقلدین' کے اخیر اس کا رد لکھا تھا مگر یہ ناخدا ترس لوگ باز نہیں آتے۔ برائے نام مسلمان کہلا کر علاوہ بہتان بندی کے اسلام کو بدنام کیے جاتے ہیں، اس واسطے بھی ان کے رد و جواب میں کوئی فائدہ معتد بہا متصور نہیں ہے، مگر امت مرحومہ کی ہمدردی کی غرض سے فقیر کسی قدر تحریر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اہل اسلام کی ہدایت و اِستقامت کا وسیلہ بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

سوالات کی عبارت حاشیہ پر نقل کر کے جواب متن میں لکھے جائیں گے۔(۱) اول تقلید کے متعلق سوالات کا جواب لکھ کر باقی سوالات کے جواب بعد ازاں مرقوم ہوں گے کہ مناسب یہی ہے اور ضروری بیان بھی وہی ہے۔

پہلا سوال

آپ کا کیا مذہب ہے اور جس مذہب کو آپ نے چنا ہے اس کی کیا دلیل ہے اور آپ کے مذہب کی کون کون سی کتابیں معتبر ہیں جن پر آپ کا عمل ہے اور ان کو آپ خوب سمجھتے ہیں اور آپ کے مذہب کی کتابوں میں کوئی مسئلہ برخلاف کتاب وسنت کے بھی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو آپ اس پر عمل کرو گے یا نہیں؟ اگر کرو گے تو کس دلیل سے۔ اور قیامت کو اللہ تعالیٰ کے آگے کیا عذر کرو گے۔ اگر نہیں کرو گے تو اپنے مذہب سے نکل جاؤ گے یا نہیں؟ (ص۲،۳)

جواب: ہمارا اہل سنت و جماعت کے چار مذہبوں سے حنفی مذہب ہے جس کی حقیت کی دلیل قرآن وحدیث واجماع امت ہے اور بیان اس کا قرآن مجید کی تفسیروں اور احادیث کی شرحوں اور اصول فقہ کی کتابوں میں شرح وار موجود ہے اور فقیر نے بھی رسالہ 'تصریح ابحاث فرید کوٹ' میں بقدر ضرورت اس امر کو مدلل لکھا ہے جو چھیاسٹھ (٦٦) علمائے کبار پنجاب و ہندوستان و ڈیرہ جات کی تصدیق سے مزین ہو کر ۱۳۰۲ ہجری مقدس میں چھپ کر شائع ہوا تھا پھر ایک دو غیر مقلدین لاہور نے جو اس پر کچھ اعتراض کیے تھے تو اس کا جواب بھی اکابر علما کی تصحیح سے شائع ہو کر مکہ معظّمہ میں گیا اور وہاں کے معتبر اور معتمد علما کی تحسین بلیغ سے بھی مستحسن ہوا اور احبا کو فرحت و دل افروزی اور اعدا کو نکبت و دل سوزی نصیب ہوئی۔

فالحمدللّٰہ رب العالمین حمداً یوافی نعمه و یکافیٔ مزید کرمه.

---

(۱) اصل کتاب میں سوالات کو حاشیہ پر درج کیا گیا ہے ہم نے قارئین کی سہولت کے لیے انہیں متن کتاب میں درج کیا ہے۔مرتبین

اگرچہ اس تحریر میں دلیل حقیت ایک کی اربعہ مذاہب سے بیان کرنی چنداں ضروری نہیں کیونکہ دوسرے اور تیرہویں سوال سے ثابت ہے کہ سائل چاروں مذہبوں کو حق اور فرقہ ناجیہ مانتا ہے، صرف ایک پر عمل کرنے اور باقی تینوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ دریافت کرتا ہے، جس کا اپنے موقع پر جواب آئے گا، تاہم پانچویں سوال کے جواب میں یہ سب بیان کیا جائے گا۔

پھر ہمارے مذہب کی ظاہر روایت کی یعنی قوی تر کتابیں چھ (٦) ہیں (۱) جو امام اعظم رضی اللہ عنہ کے دوسرے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب کے ارشاد سے جمع کی تھیں جو بنام مبسوط وزیادات و جامع صغیر و سیر صغیر و جامع کبیر و سیر کبیر کے مشہور ہیں۔

پھر امام حاکم شہید بلخی نے۔ جو مستدرک حدیث کی کتاب کے مؤلف حاکم نیشاپوری کا استاذ ہے۔ چوتھی صدی کی ابتدا میں ان چھ کتابوں کو جمع کر کے ایک کتاب بنام کافی لکھی پھر ان کتابوں سے متن لکھے گئے جن میں قدوری، مختار، کنز، وقایہ چار متن مشہور ہیں اور چاروں متنوں میں سے ایک کتاب بنام ملتقی الابحر بھی تیار ہوئی پھر ان متنوں کی شرحیں مرتب ہوئیں جن کا متنوں کے بعد اعتبار ہے اور فتاوی بھی فقہ کی کتابیں ہیں مگر متنوں اور شرحوں سے بعد معتبر ہیں۔ اور فتاووں میں جو روایت متنوں اور شروح سے مخالف ہوگی وہ غیر معتبر شمار کی جائے گی، الغرض حنفی مذہب کی معتبر کتابوں میں کوئی مسئلہ برخلاف کتاب وسنت کے نہیں ہے بلکہ ہر مسئلہ کتاب یا سنت یا اجماع امت سے مستند ہے جیسا کہ مبسوط و مدلل کتابوں میں ان کے دلائل لکھے ہوئے موجود ہیں۔

دوسرا سوال

یہ چار مذہب مشہورہ حنفی شافعی مالکی حنبلی اور سوائے ان کے اور مذاہب اہل سنت کے جو ہیں سب ہدایت پر ہیں یا نہیں؟ اگر کہو سب ہدایت پر ہیں تو فرمائیں کہ یہ

---

(۱) ردالمحتار علی الدرالمختار میں لکھا ہے کہ ان چھ کتابوں کو ظاہر الروایت اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی روایت امام محمد رحمہ اللہ سے ثقات رواۃ کے ساتھ ہے پس یہ کتابیں امام سے ثابت ہیں خواہ متواترۃ یا مشہورۃ دیکھو۔ص ۴۷ مطبوعہ مصر کی پہلی جلد میں۔۱۲

بات دل سے کہتے ہو یا محض زبان سے؟ اگر نری زبان سے کہتے ہو تو یہ خصلت منافقت ہے اگر دل سے کہتے ہو تو تمام مذاہب اہل سنت پر عمل کیوں نہیں کرتے ہو اس کے کیا معنی کہ تمام مذاہب اہل سنت حق اور ہدایت پر ہوں ان میں سے ایک پر تو عمل ہونا واجب ہو اور باقی تمام مذہبوں پر عمل کرنا حرام؟ وہ واجب کس نے کیا اور یہ حرام کس نے کیا؟ اس کی کیا دلیل ہے؟ یہ حکم قرآن میں ہے یا حدیث میں؟۔(ص۳ سطر۵ تا۱۲)

جواب: حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، یہ چاروں مذہب ہی اہل سنت میں مشہور ہیں چنانچہ تیرہویں سوال میں خود سائل نے بھی ان کو فرقہ ناجیہ مانا ہے پس اس جگہ جو سوائے ان کے اور مذاہب اہل سنت کے بیان کرتا ہے یہ اس کی خانہ ساز واہیات بات ہے۔ پانچواں کوئی مذہب عرب وعجم میں رائج نہیں ہوا جس کو فرقہ اہل حق نے مانا ہو پس سائل جو سوائے چار مذہب کے اور مذاہب اہل سنت بیان کرتا ہے محض غلط ہے۔ یہی چار مذہب حق ہیں اور علماے دین یہ بات دل سے کرتے ہیں جو علماے دین پر بدگمانی کر کے معاذ اللہ منافقانہ صفت سے موصوف کہتا ہے، ہادی حقیقی اس کو ہدایت کرے کہ ایسے ناشائستہ کلمات سے سچی توبہ کر کے اسلام کو بدنام نہ کرے۔

یہ بات کہ چاروں مذاہب سے ایک پر عمل کرنا واجب اور باقی پر عمل حرام، کسی نے بھی اہل اسلام سے نہیں کہی ہے۔ خدا کرے ذہن دریدہ کوئی نہ ہو کہ جو افترا اس کے دل میں آئے زبان پر لائے۔ اہل سنت کا مشہور مسئلہ ہے کہ چاروں مذہب کے مقلدوں کو اپنے اپنے مذہب پر کاربند رہنا واجب ہے اور بلاضرورتِ ملجئہ دوسرے مذہب پر عمل کرنا نہ چاہیے تاکہ تلاعب فی الدین وتشبیہ بالکافرین نہ ہو جائے جیسا کہ اپنے موقع پر دلیل وجوب تقلید شخصی میں مذکور ہوگا۔ فانتظرہ .

تیسرا سوال

ان چار مذاہب میں ایک کی تقلید واجب جان کر کری باقی تین مذاہب کو چھوڑا تو

کیا جان کر چھوڑا اور جبکہ ایک ہی مذہب پر عمل کیا اس سے کل دین محمدی پر عمل ہو سکتا ہے تو کس دلیل سے، اگر نہیں تو پوری اور کامل اطاعت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کی مقلد کس طرح کر سکتا ہے؟۔ (ص ۳ سطر ۱۳ تا ۱۷)

جواب: جبکہ ہر مذہب کے مقلد کو اپنے مذہب کے مسائل میں کفایت حاصل ہے یعنی جمیع جزئیات و واقعات کا جواب اور فتوی ہر مذہب میں موجود ہے جیسا کہ اپنے محل پر ثابت ہو چکا ہے بلکہ مشاہدہ ہے تو ایک مذہب کے مقلد کو دوسرے مذہب پر عمل کرنے کی حاجت نہ رہی، اس لیے باقی تین مذاہب کو چھوڑا اور خدانخواستہ اس ترک کی وجہ کسی قسم کی بدظنی وغیرہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے استطاعت والوں کو چار نکاح تک کی اجازت دی ہے پھر جس استطاعت والے نے ایک پر ہی کفایت کی تو یہ نہ کہا جائے کہ اس نے قرآن کے اس حکم پر عمل چھوڑا تو کیا جان کر چھوڑا۔
ظاہر ہے کہ اس نے بہت اچھا کیا کہ اقسام ظلم و حق تلفی سے بچا جس میں اکثر دو یا زیادہ جوروؤں والے مبتلا ہو کر روسیاہی دارین حاصل کر رہے ہیں جیسا کہ مشاہدہ ہے۔ علی ہذا دو یا زیادہ مذہبوں پر عمل کرنے میں کئی قباحتیں موجود ہوتی ہیں جس کا ذکر عن قریب آتا ہے۔ اور یاد رہے کہ مثال میں جمیع وجوہ سے مساوات شرط نہیں ہوتی اور چونکہ سائل نے ابتدا ان سوالات کے، نیز انتہا میں چاروں دلائل شرعیہ سے جواب مانگے ہیں تو یہ چاروں دلائل شرعیہ پر عمل ہر مذہب میں اربعہ مذاہب سے موجود ہے تو ایک مذہب کے مقلد کو بے شک پوری اور کامل طور سے اطاعت رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی حاصل ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ ادنی من۔۔۔۔

پانچواں سوال

تقلید شخصی کے واجب ہونے پر کیا دلیل ہے؟ اگر کہو کہ اجماع ہے، تو یہ اجماع کب ہوا اور کہاں ہوا؟ مکہ معظمہ میں ہوا یا مدینہ منورہ میں۔ عرب میں یا عجم میں؟ اور کس قسم کا اجماع ہے اور اجماع کرنے والے کون لوگ ہیں۔ صحابہ کرام یا

تابعین، یا مجتہدین یا مقلدین؟ بروایت صحیح متصل الاسناد بیان فرمائیں اور اجماع کی کیا تعریف ہے، بیان کیجیے۔(ص۴ سطر۳ تا ۷)

جواب : تقلید شخصی کے وجوب پر بہت سے دلائل ہیں، بعض دینی کتابوں میں ساٹھ (۶۰) سے زیادہ دلیلوں سے تقلید شخصی کا ثبوت لکھا ہے، مگر اس جگہ بنظر اختصار تھوڑا سا لکھا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ بحکم آیت: فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وآیت: اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ الآیۃ اورسوا ان کے اور کئی آیات سے مجتہدین دین کی اطاعت یعنی تقلید کا حکم ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ امام مجتہد مقبول اور مطاعِ امت مرحومہ چار ہیں جن کے چار مذہب اہل سنت میں رائج ہیں۔

اُصول میں چاروں کا اتفاق ہے، فروع میں کسی قدر اختلاف ہے جو سبب ہے رحمت کا۔ کما ستقف علیه۔ جب کسی مسلمان نے ان چاروں سے کسی ایک کی تقلید اختیار کی تو وہ قرآن مجید کے حکم کی فرماں برداری سے عہدہ برآ ہو گیا، پس اگر ایک امام کا مقلد دوسرے مذہبوں پر بھی عمل کرے یعنی چاروں کا مقلد بنے تو اس میں کئی سخت قباحتیں ہیں جن میں سے بعض قباحتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلی قباحت: یہ ہے کہ دو یا زیادہ مذہبوں کی تقلید سے تلفیق بھی واقع ہو جاتی ہے جو باطل ہے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ شاہِ بخارا کے دس (۱۰) سوالوں کے جواب میں لکھتے ہیں کہ تین وجہ سے دوسرے مذہب پر عمل کر لینا روا ہے، لیکن ان تینوں وجہوں میں ایک شرط اور بھی ہے کہ تلفیق واقع نہ ہو یعنی بسبب عمل کرنے کے دوسرے مذہب پر ایسی صورت پیدا ہو جو دونوں مذہبوں میں ناروا ہے جیسا کہ فصد کو ناقض وضو نہ جانے اور بعد الفصد اسی وضو سے امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے تو یہ نماز کسی مذہب میں بھی روا نہ ہوئی۔ وضو تو حنفی مذہب پر باطل ہو گیا یعنی فصد سے اور نماز شافعی مذہب پر باطل ہوئی۔ یہ ترجمہ ہے عبارت جواب کا۔ اور ردالمحتار علی الدرالمختار میں اس کی مثال یہ لکھی ہے کہ متوضی کے بدن سے خون جاری ہوا، نیز اس نے عورت کو لمس کیا پھر اسی وضو سے نماز پڑھ لی تو شافعی حنفی دونوں مذہب کے رو سے نماز ناروا ہوئی۔ انتہی مترجماً

یعنی خون کے نکلنے سے حنفی مذہب پر وضو باطل ہوا اور عورت کے مس کرنے سے شافعیوں کے

نزدیک وضوٹوٹا تو دونوں مذہبوں کی رو سے یہ نماز ناروا ہوئی، حالانکہ دونوں مذہبوں پر عمل کیا تھا۔ اورعلی ہذاالقیاس بہت سی صورتوں میں دو یا زیادہ مذہبوں پر عمل کرنے سے تلفیق واقع ہوکر وہ عمل سب کے نزدیک باطل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ قلیل پانی نجاست دار سے وضوکر کے بعض سر کا مسح کیا اور نماز پڑھ لی اور نیز کم دہ دردہ پانی نجاست دار سے وضو کیا اور بعض سر کا مسح کیا اور نماز پڑھ لی اور یا کم دہ دردہ نجاست دار پانی سے وضو کر کے نماز میں الحمد نہ پڑھی تو ان سب صورتوں میں چاروں اماموں کے نزدیک نماز نا روا ہوئی، حالانکہ چاروں کے مذہب پر عمل کیا تھا اور ایسی ہی صدہا صورتیں ہیں کہ بسبب ترکیب کے بالاتفاق عمل باطل ہو جاتا ہے اور مدارالحق وغیرہ جواب معیار الحق میں بہت ہی کثرت سے ایسی صورتیں لکھی ہیں۔من شاء فلینظر ثَمّہ .

دوسری قباحت: دو یا زیادہ مذہبوں پر عمل کرنے سے تشبیہ بمعاملہ کفار ہے یعنی ایک دفعہ سوسماریعنی گوہ وموش دشتی یعنی جنگلی چوہا، خار پشت، لومڑ، نیولا کو شافعی مذہب کی رو سے حلال جان کرنوشِ جان کرلیا پھر جب طبع ان سے متنفر ہوئی تو بموجب مذہب حنفی کے ان چیزوں کو حرام جان کرکھانا ترک کردیا تو یہ معاملہ کفار کا سا ہے،جس کا ذکرقرآن مجید میں ہے :

يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا ۝ (سورۂ توبہ:۹/۳۷)

یعنی ایک چیز کواب کے سال حلال جانتے ہیں اور دوسرے سال اسی کو حرام مانتے ہیں۔

علمائے دین بحکم حدیث من تشبہ بقوم فهو منهم کے بدعتیوں سے مشابہت کو ناروا لکھتے ہیں تو کفار کی مشابہت ان کے شعار میں لامحالہ سخت بے جا ہوکران سے بنادے گی۔۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تیسری قباحت: جوشخص ہر مذہب سے اپنا مفاد دیکھ کرعمل کرلے گا تو علاوہ اس کے کہ تقییداتِ شرعیہ کو باطل کرنا اور اتباعِ ہوا ہے، تلاعب فی الدین بھی ہے۔مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ جواب سوالات عشرہ میں لکھتے ہیں کہ تین وجہ ضرورت کے سوا دوسرے مذہب پر عمل کرنا مکروہ قریب بحرام ہے، کیونکہ یہ تلاعب فی الدین ہے۔مترجماً

چوتھی قباحت: دو یا زیادہ مذہبوں پر عمل کرنے سے رحمت کا اٹھانا ہے۔ بیان اس کا

مختصراً یوں ہے کہ کتاب الجمع بین الصحاح امام رزین رحمہ اللہ میں حدیث شریف ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد صحابہ کے اختلاف کا حال اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو حق تعالیٰ نے وحی فرمادی: یا محمد (ﷺ) تیرے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں بعض بعضوں سے بہت روشن ہیں اور سب کے لیے روشنی ہے جس نے ان کے اختلاف سے کسی چیز کو پکڑا پس وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ یہ ترجمہ ہے اس حدیث کا مشکوٰۃ سے۔

اور فقیر نے ریاست بہاول پور کے قاضی القضاۃ محمود الدین صاحب مرحوم کے کتاب خانہ کی شرح طیبی قلمی پرانی دیکھی جس میں مشکوٰۃ بھی تمام وکمال مرقوم ہے اس میں اخیر اس حدیث رزین کے یہ حدیث بھی لکھی ہوئی ہے :

أصحابی کالنجوم بأیھم اقتدیتم اهتدیتم .(۱)

اور اس کے پیچھے لکھا ہے رواہ رزین یعنی یہ حدیث بھی کتاب الجمع بین الصحاح رزین میں مروی ہے، نیز بائیس (۲۲) حدیث اور فقہ کی معتبر کتابوں سے حدیث شریف :

اختلاف أمتی رحمة و ان اختلاف الائمة رحمة للأمة .

رسالہ تصریح ابحاث فرید کوٹ میں منقول ہے جس سے علمائے کبار نے ثابت کیا ہے کہ اختلاف فروعی مجتہدین دین کا امت کے لیے رحمت ہے۔ پس جب کسی شخص نے چاروں مذہبوں پر عمل کرلیا تو اس رحمت کو اٹھا کر زحمت کو اختیار کیا گیا۔ معنی کہ اختلاف فروعی تب ہی قائم رہے گا جب چاروں مذہبوں کے پیرو اپنے اپنے مذہب کے پابند رہیں گے، ورنہ اختلاف موجب رحمت رفع ہوکر زحمت مزاحمت کرے گی۔

تقلید شخصی کا ثبوت اس سے بڑھ کر رسالہ تصریح ابحاث فرید کوٹ میں بجاہائے متعددہ موجود ہے جس نے بسط کے ساتھ اور جواب اعتراضات غیر مقلدین کے دیکھنے ہوں اس میں دیکھے۔ غور کرنے والے اہل علم کے واسطے حدیث: أصحابی کالنجوم بأیھم اقتدیتم اهتدیتم سے تقلید شخصی کا عمدہ ثبوت حاصل ہوتا ہے کہ ہر ایک مجتہد کی پیروی سے ہدایت منصوص ہے۔

---

(۱) جامع الاصول فی احادیث الرسول: ۸/۵۵۶ حدیث: ۶۳۶۹ ...... کشف الخفاء: ۱/۱۳۲۔ رواہ البیہقی واسندہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔